

”بڑا احسن اس شعر کا یہ ہے کہ محبوب کے تغافل کی تصویر دکھا دی ہے۔ دوسرا لطف یہ ہے کہ ایک نگاہ میں ایسی تفصیل کہ نگاہ ہے اور نگاہ سے کم ہے۔ اس کے علاوہ ایک لطیفہ یہ بھی ہے کہ ”نگہ“ یقیناً ”نگاہ“ سے کم ہے کہ ”نگاہ“ میں الف ہے اور ”نگہ“ میں نہیں۔“



ہم رشک کو اپنے بھی گوارا نہیں کرتے مرتے ہیں، ولے ان کی تمنا نہیں کرتے
در پردہ انھیں غیر سے ہے ربطِ نہانی ظاہر کا یہ پردہ ہے کہ پردا نہیں کرتے
یہ باعثِ نو میدیِ اربابِ ہوس ہے غالب کو برا کہتے ہو، اچھا نہیں کرتے

۱۔ شرح : رشک کے باعث ہمیں یہ بھی منظور نہیں کہ محبوب کی تمنا کریں اور اس سے وصال کے طلبگار ہوں۔ ہمیں جان دے دینا منظور ہے، لیکن رشک اپنا بھی گوارا نہیں۔

یہ ویسا ہی مضمون، جیسا مرزا نے دوسری جگہ کہا ہے :

دیکھنا قسمت کہ آپ اپنے پر رشک آجائے ہے

میں اسے دیکھوں، بھلا کب مجھ سے دیکھا جائے ہے

مولانا طباطبائی نے خوب فرمایا : جس طرح انتہائے بخل کا مرتبہ یہ ہے کہ بخیل خود بھی اپنی دولت سے محروم رہتا ہے، وہی حال انتہائے رشک کا ہے کہ تمنا سے وصل کرتے ہوئے اپنے اوپر آپ رشک آتا ہے۔

۲۔ شرح : محبوب نے پردے پردے میں غیر یعنی رقیب سے پوشیدہ تعلق قائم کر رکھا ہے۔ مجھ پر یہ ظاہر کیا کہ ہم جو غیر سے بے تکلف